امام صادق علیہ السلام آنلائن مدرسہ

ImamSadiq.tv

## خلاصۂ درس:۳۹

## منصوبات میں سے چھٹی قسم: حال

✍ تعریف: ایسا لفظ ہے جو فاعل، مفعول یا دونوں کی حالت کو بیان کرے جیسے: جَاَئَنِي زَيْدٌ رَاكِباً (فاعل کا حال)، ضَرَبْتُ زَيْداً مَشْدُوْداً (مفعول بہ کا حال) اور لَقِيْتُ عَمْراً رَاكِبَيْنِ (دونوں کا حال)۔

✍ جس فاعل یا مفعول بہ کا حال واقع ہوتا ہے وہ دو طرح کا ہوتا ہے:

أ. **لفظی**: یعنی فاعل یا مفعول حقیقتاً لفظ میں ذکر ہو جیسے: جَاَئَنِي زَيْدٌ رَاكِباً اور ضَرَبْتُ زَيْداً مَشْدُوْداً وغیرہ۔ یا لفظاً ذکر ہونے کے حکم میں ہو جیسے زيدٌ في الدّارِ قائماً (یہ زيدٌ اِسْتَقَرَّ فِي الدّارِ قَائِماً کے حکم میں ہے۔)

ب. **معنوی**: یعنی لفظ میں ذکر نہ ہو بلکہ فاعل یا مفعول کے معنی ہو جیسے: هذَا زيدٌ قَائِماً (هذَا أُشِيرُ کے معنی ہے).

✍ تین جگہوں میں مضاف الیہ کا حال واقع ہو سکتا ہے:

أ. جب مضاف، مضاف الیہ کا جزاور حصہ ہو جیسے: أَعْجَبَنِي وَجْهُ هِنْدٌ راكبةً

ب. جب مضاف اس کے جز کے جیسا ہو جیسے: أَفَادَنِي كَلَامُ الْوَاعِظِ زَاجِراً

ج. جب مضاف حال کا عامل ہو جیسے: أَعْجَبَنِي مَجِيئُ زَيْدٍ رَاكِباً

✍ حال کا عامل تین چیزیں ہو سکتی ہیں:

أ. فعل: لفظی ہو جیسے: ضَرَبْتُ زَيْداً رَاكِباً یا تقدیری ہو جیسے: سَعِيْدٌ فِي الْمَسْجِدِ مُصَلِّياً (اس میں اِسْتَقَرَّ فعل مقدر، عامل ہے)

ب. شبہ فعل جیسے: زَيْدٌ آكِلٌ قاعِداً (زید بیٹھ کر کھانا کھا رہا ہے)

ج. وہ چیز جو فعل کے معنی میں ہو جیسے: اسم اشارہ: هذا جَعْفَرٌ ضَاحِكاً، اسم فعل: نَزَالِ مُسْرِعاً، ادات تشبیہ: كَأَنَّ عَلِيّاً مُقْبِلاً أَسَدٌ، تمنی: لَيْتَ السُّرُورَ دَائِماً عِنْدَنَا، ترجی: لَعَلَّكَ مُدَّعِياً عَلَى الْحَقِّ، استفہام: مَا شَأْنُكَ وَاقِفاً، حرف تنبیہ: هَا أَنْتَ ذَا الْبَدْرِ طَالِعاً، حرف ندا: يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ جَالِساً قُمْ فَصَلِّ۔

✍ جب کبھی قرینہ موجود ہو تو حال کے عامل کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے آپ مسافر سے کہیں: سَالِماً غَانِماً یعنی تَرْجِعُ سَالِماً غَانِماً (تم سلامتی اور فائدہ کے ساتھ پلٹو)۔